مہاجنی ملوکیت کے بندے ہیں تمام

ڈاکٹر طاھر ابرار

آسانی سے ملنے والے قرضوں نے معاشرتی زندگی میں کیا اتھل پتھل مچادی ہے ان قرضوں کی قسطوں کی ادائیگی نے کتنے گھرانوں کے ذہنی سکون پر شب خون مار رکھا ہے۔

اس دور کے سامری نے وہ سحر پھونک دیا ہے کہ اللہ والوں کی متاعِ دین و دانش غبارہ بن کر اڑ رہی ہے۔ حکمران انتہائے خوداعتمادی میں نت نئی قانون سازی کا تازیانہ مذہبی علمبرداروں کی پیٹھ پر برسائے چلے جارہے ہیں لیکن غیرت کے قحط کا عالم دیدنی ہے۔ دنیا کی زینت اور مراعات کے بت نے دل میں اِس طرح ڈیرا لگایا ہے کہ اسمبلیوں کی چند سیٹوں سے مستعفی ہونا تاویلات کے انبار تلے آخری سانس لے رہا ہے۔ تاویلوں کی بنت اپنی جگہ لیکن پیرانِ حرم کو کوئی خبر کرو کہ ''مولانا ئیت'' کی قبر خودان کے اپنے طور طریقوں کے باعث کھد چکی ہے۔ عوام لیڈر شپ کے کرشمے کے تحت حرکت کرتے ہیں۔ یہ کرشمہ بصیرت وغیرت کی تنگدستی کی بھینٹ چڑھ گیا۔ اور عوام کنزیومر فنانس کے دام ہمرنگ زمین میں گرفتار ہو گئے۔ قسطوں پر اشیاء کی خریداری اور فلیکسی لون کے پھندے کی گر ہیں روز بروز تنگ ہو رہی ہیں۔ حکومت مناسب وقت پر مہنگائی کو اگلا گیئر لگاتی چلی جارہی ہے۔ دینی وسیاسی جماعتوں کی لیڈر شپ پر یہ حقیقت اگر ابھی کھلی نہیں تو عنقریب کھل جائے گی کہ ان کی سٹریٹ پاور تحلیل ہو چکی ہے۔ روپے کی نظر نہ آنے والی قوت عالمی مساحن کے ہاتھوں کیا کیا ستم ڈھا رہی ہے۔ اس کا کسی کو اندازہ ہی نہیں۔ نہ کوئی اس کی طرف متوجہ ہونے کے لئے تیار ہے۔ دانش وحکمت کے پرانے ابھی تک سلامت ہیں۔ WTO کے ذریعے حکومتوں سے کیا کام لیا جارہا ہے۔ معاشرتی اقدار پر اس کے کس قدر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ آسانی سے ملنے والے شخصی قرضوں نے معاشرتی زندگی میں کیا اتھل پتھل مچادی ہے۔ ان سودی قرضوں نے ایک طرف آسائشات کی بھر مار کر دی ہے اور دوسری طرف ان قرضوں کی قسطوں کی ادائیگی نے کتنے گھرانوں کے ذہنی سکون پر شب خون مار رکھا ہے۔ کتنے نوجوان ان آسان قرضوں کی وجہ سے روایتی اقدار سے باغی ہو رہے ہیں۔ جنسی رجحانات کی آزادکاری کے پیچھے اصلاً کون سی قوت کام کر رہی ہے۔ تعلیم کو مہنگا کرنے اور نصاب کو تیزی سے ماڈریٹ بنانے کے عمل کے پیچھے کون سا یدطاغوت حرکت کر رہا ہے۔ سیاسی رہنما تو پہلے ہی سے خواہشات کے طلسم کے اسیر تھے' اب دینی جماعتوں کے رجال اعاظم بھی فائیوسٹار لائف کے سحر گزیدہ کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔ نقد اور ادھار قیمتوں کے فرق کے جواز نے عوام کو دندانِ سودخوری کے حوالے کس طرح سے کر دیا۔ اسلامی معاشرت کی Social Engineering کے پیچھے کون سا Enigineer ہے۔ ان تمام سوالات کا جواب سیاسی اور مذہبی پنڈتوں کے حیطہ علمی سے باہر ہے۔ البتہ علامہ اقبال مرحوم نے پون صدی قبل ان سوالات کا جوہری جواب ان الفاظ میں دے دیا تھا۔

اِس نبوک اِس فکر چالاک یہود
نور حق از سینہ آدم ربود
تاتہہ بالا نہ گردو اِس نظام
دانش و تہذیب و دیں سودائے خام

سودی بینکاری کے اس نظام کو جب تک تہہ بالا نہ کیا گیا' دانش وتہذیب کے ساتھ ساتھ دین بھی انسانیت کو طاغوت کے چنگل سے آزاد کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اور آج تو دینِ حق کو غالب کرنے کے لئے ابتداء ہی اس نکتے کی تفہیم کرنا ہوگی۔ کیا اہل ایمان کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اس حقیقت کے نور سے جگمگا اٹھیں کوئی دانائے راز؟ کوئی دانائے راز؟